# 145724-خاوند اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا اور بیوی کے لیے مال جمع نہیں کرتا

## سوال

میں شادی شدہ ہوں شادی کے وقت میں رہائش اور گھریلو سازوسامان اور دلہن کو دیا جانے والے سونے سے دستبردار ہوگئی تھی کیونکہ میرا خاوند باہر کے ملک میں ملازمت کرتا تھا، چنانچہ عفت اختیار کرتے ہوئے شادی کی موافقت کرلی کہ میں خاوند کے ساتھ باہر کے ملک جانے کے معاملات حل ہونے تک سسرال والوں کے ساتھ رہونگی.

لیکن کچھ ہی عرصہ قبل جب میں نے خاوند سے تنخواہ کے بارہ میں دریافت کیا تو حیران رہ گئی کہ وہ تو اپنے امیر ترین شادی شدہ بھائی کا تعاون کرتا ہے، اور اسی طرح وہ اپنے سارے خاندان کی معاونت کرتا ہے، حالانکہ ہمیں اپنا مکان بنانے کے لیے مال کی زیادہ ضرورت ہے.

جب میں نے ایسا کرنے کی مخالفت کی تو خاوند نے ایسے معاملہ میں دخل دینے کا الزام لگایا جو میرے ساتھ خاص نہیں، اور کہنے لگا کہ اسے اپنے گھر والوں کے لیے خیر و بھلائی کرنی چاہیے، اس کے لیے رہائش اور سونا مہیا کرنا لازم ہے، اس کے بعد مجھے خاوند کے مخصوص معاملات میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں.

میرا سوال یہ ہے کہ اس مسئلہ میں میرا خاوند کی مخالفت کرنا غلطی تو نہیں، کیا اس سے اللہ تعالی ناراض تو نہیں ہوگا ؟

میرا خاوند مجھ سے دور رہو اور میں اس کی جدائی برداشت کرتی پھروں اور میں اس کی مدد و معاون بنوں، اور اپنے میکے سے دور رہوں، لیکن اس عرصہ میں اس کا بھائی میرے خاوند کے مال سے فائدہ حاصل کرتا پھرے، حالانکہ خاوند کا بھائی اچھا خاصہ امیر اور دولتمند بھی ہے، کیا میرا خاوند اس مال کا زیادہ حقدار نہیں ہے ؟

اور اگر خاوند کی ضروریات سے مال زیادہ ہے تو اسے اپنے فائدہ کے لیے جمع کرنا چاہیے تھا تاکہ بعد میں بوقت ضرورت استعمال کرسکے، یا پھر کسی مستحق اور فقیر شخص پر صدقہ کردے، میرا سوال یہ ہے کہ آیا میرا خاوند صحیح کررہا ہے یا نہیں ؟

خاوند اپنے خاندان والوں کی محبت کے لیے مال صرف کرتا ہے، میرے خیال میں خاوند مجھ پر ظلم کررہا ہے، اگر میرے خاوند کے پاس مال زیادہ ہے تو فقیر شخص اس کا زیادہ محتاج ہے، یا پھر میں، آپ ہم دونوں میں سے کسے صحیح خیال کرتے ہیں، اور اگر میرا خاوند صحیح ہے تو آپ مجھے کیا نصیحت کریں گے تاکہ ہم آپس میں ایک دوسرے کو معاف و درگزر کردیں، اور میں بھی اس کے اجر و ثواب میں شریک ہوسکوں، اور اگر میں صحیح ہوں تو آپ کیا کہتے ہیں ؟

اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

## پسندیدہ جواب

اول :

آپ نے اپنے خاوند کی معاونت کر کے اور اس کی حالت پر راضی ہو کر
اور اس کے قلیل مال پر صبر کر کے بہت اچھا کام کیا اللہ تعالی آپ کو اس کا اجروثواب
عطا فرمائے، اور آپ کی خوشی وسعادتمندی میں اوراضافہ فرمائے.

دوم :

آپ کے خاوند کا اپنے گھر والوں اور اپنے بھائی کے ساتھ حسن سلوک
کرنا اور ان کا اہتمام کرنا اور انہیں دینے کے لیے اپنی تنخواہ سے بچانا آپ کے
خاوند کی نیکی و کرم اور حسن اخلاق کی دلیل ہے، کیونکہ صلہ رحمی تاکید اطاعت میں
شامل ہوتی ہے، اور پھر اقرباء و رشتہ داروں کے ساتھ نیکی و حسن سلوک کرنا تو صدقہ
اور صلہ رحمی بھی ہے.

سلمان بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مسکین پر صدقہ تو صرف صدقہ ہے، لیکن رشتہ دار پر صدقہ کرنا دو
چیزیں ایک تو صدقہ اور دوسرا صلہ رحمی ہے"

سنن نسائی حدیث نمبر (2582) سنن ترمذی حدیث نمبر (658) سنن
ابن ماجہ حدیث نمبر (1844) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح نسائی میں اسے صحیح
قرار دیا ہے.

اس لیے جب آپ کا خاوند آپ کے واجب نفقہ میں کمی و کوتاہی کا
مرتکب نہیں ہوتا تو آپ کے خاوند کو اپنے خاندان والوں کی معاونت اور عزت واکرام
اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے پر ملامت نہیں کی جائیگی، اور یہ آپ کی لیے اور اس کا
اپنے آپ پر ظلم شمار نہیں کیا جائیگا.

اور یہ کہ وہ اپنے مالدار بھائی کا تعاون کرتا ہے کوئی قصیر
نہیں، بلکہ بہت سارے فقراء تعاون کے زیادہ محتاج ہیں، اس کا یہ معنی نہیں کہ آپ کا
خاوند غلط کر رہا ہے، کیونکہ صلہ رحمی اور رشتہ داروں کو مال دینے فقراء کے ساتھ
مخصوص نہیں بلکہ غریب یا مالدار رشتہ دار کی مالی معاونت کرنے میں بہت زیادہ
اجروثواب یعنی صلہ رحمی کا ثواب ہے.

اس لیے آپ خاوند کے اس تصرف پر خاوند کی مخالفت مت کریں، بلکہ آپ کو نرمی اور حکمت کے ساتھ خاوند کی توجیہ کا حق حاصل ہے کہ آپ زمین یا رہائش کے محتاج ہیں وہ خریدی جائے، اور اقرباء کی معاونت بھی کرتے رہیں، لیکن آپ اس مسئلہ کو زیادہ مت ابھاریں، کیونکہ شیطان اسے آپ دونوں میں اختلاف کا ذریعہ بنا کر آپ دونوں کے درمیان مخالفت ڈال دے گا.

آپ کے یہی کافی ہے کہ آپ کا خاوند اپنا مال حلال میں بلکہ ایک خیر و بھلائی کے کام میں خرچ کر رہا ہے اور ان شاء اللہ اسے اس کا اجر و ثواب بھی حاصل ہوگا.

آپ کا خاوند اپنے گھر والوں کی معاونت میں جو رقم خرچ کر رہا ہے اس پر پریشان مت ہوں، بلکہ اس سلسلہ میں اس کی معاونت کریں، اور اسے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک اور صلہ رحمی کرنے کی ترغیب دلائیں، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری میں خرچ کرنے سے اللہ تعالی خرچ کرنے والے کو اس کا نعم البدل عطا کرتے ہوئے اس کی روزی میں برکت ڈالتا ہے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان بھی ہے:

﴿اور جو کچھ بھی تم (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہو تو اللہ تعالی اس کا بدلہ دیتا ہے، اور وہ بہتر روزی دینے والا ہے﴾ سبا (39).

اور ہو سکتا ہے اگر آپ کا خاوند اپنے گھر والوں والدین اور بہن بھائیوں پر تنگی کرے تو اللہ تعالی اس کی روزی میں تنگی کر دے.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو صحیح راہ کی توفیق نصیب فرمائے، اور آپ کی راہنمائی کرے.

واللہ اعلم.